Pied Piper

By John W. Robbins

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں۔ ہم تصوروں کو ڈھادیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنادیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل:tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ:www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون:4237430199۔فیکس۔4237432005

پائیڈ پائپر

منجانب جان ڈبلیو۔روبنز

کے 20 سال قبل، یہ سوچتا تھا، کہ بائبلی مسیحیت کو یونائیٹڈ اسٹیٹس (امریکہ) میں بہت ہی نام نہاد پریسبائٹرین اور ریفارمڈ کلیسیاوں کی جانب سے ہزار سالہ دور کے اختتام پر ممکنہ طور پر غائب کیا جاتا تھا، اور یہ کہ ہمارے خداوند کے سال 2002 میں ان کلیسیاوں میں بڑی الہیاتی جنگ انجیل، ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے جانے کے لیے واقع ہوناتھی؟ اب درحقیقت یہی ہے جو رونما ہو چکا ہے۔

نیولیگل ازم کی علیل ہوا امریکہ (پی سی اے) میں پریسبائٹرین چرچ، آرتھوڈکس پریسبائٹرین چرچ (او پی سی) اور مائیکرو پریسبائٹرین عقائد کے بہت سے ایلڈروں کو منتشر کر رہی ہے۔ یہ نیولیگلسٹ ہوا روم کی طرف سے چل رہی ہے، اور یہ اپنے ساتھ نجات کی رومن کیتھولک تعلیم کی بدبو کو اُٹھائے ہوئے ہے۔

بہر حال، رومی ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود، یہ نیولیگلسٹ تحریک معاہداتی، ریفارمڈ، یہاں تک کیلونسٹ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ یہ پہلے ہی سیمنری کے کچھ طالب علموں کو روم سے صاف کر چکی ہے۔ سکوٹ ہن اُن میں سے ایک ہے، لیکن اب یہ بے حیا ہوتے ہوئے اساتذہ اور منادی کرنے والوں کی جانب سے پھیل رہا ہے جن کے پاس ہن جیسی جرات (اور شاید کہ سالمیت) نہیں ہے، اور اس لیے وہ اپنی مدنی کا رُتبہ اور رومن چرچ میں داخل ہونے کے اثر کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اِس ساری ظاہریت کے لیے، اِس نیولیگلسٹ الہیات کے محرک پروٹسٹنٹ کلیسیاوں میں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور موثر طور پر روم کی الہیاتی کالونیوں میں تبدیل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بے شک وہ انکار کرتے ہیں کہ وہ کوئی ایسی چیز کر رہے ہیں، اور حق جتاتے ہیں کہ وہ کسی "مضبوط روایت کی تلاش کر رہے ہیں جو کہ ریفارمیشن، یا ریفارمیشن کی تشریح کے لیے ہو جو کہ تاریک ہو چکی ہے۔

اُن کے داؤ پیچ میں سے ایک ریفارمرز کی دوبارہ تشریح ہے، لہذا اُنہوں نے رومنٹ سے کچھ مختلف کہا، لیکن بہت زیادہ مختلف نہیں ۔ہم، جنہیں نیو لیگلسٹ بتاتے ہیں، ریفارمرز کو غلط سمجھ چکے ہیں، اور یہاں تک کہ خود پولس رسول بھی۔

ریفارمڈ دائرہ کار میں اس تحریک کی شراکت ان ناموں کے ساتھ ہے جیسے کہ نورمان شیفڈ (کرسچن ریفارمڈ)، جو کہ پہلے ویسٹ منسٹر سیمنری کے شعبہ میں تھا ،ریچرڈ گافن (او پی سی)، جو موجودہ طور پر ویسٹ منسٹر سیمنری کے شعبہ تعلیم میں ہے، جان فریم (پی سی اے) جو پہلے ویسٹ منسٹر سیمنری کا اُستاد تھا، اب ریفارمڈ سیمنری کے تعلیمی شعبہ میں ہے، پیٹر لیتھارٹ (پی سی اے) موجودہ طور پر ماسکو، ایڈاہو میں نیو سینٹ اینڈریوس کالج کے اساتذہ میں سے ایک ہے، پیٹر لیل بیک (پی سی اے) موجودہ طور پر ریفارمڈ ایپسکوپل سیمنری اور ویسٹ منسٹر سیمنری اور، بہت سی دوسری سیمنریوں کے اساتذہ میں سے ایک۔

یہ تحریک تعلیم کی بہت سی ہواوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ ہے کہ تثلیثی نظر ثانی کئی دہائیوں سے ہمارے پڑھنے والوں کو خبردار کر چکی تھی: از سرِ نو تعمیر (ریکنسٹرکشن ازم) تھیانومی آف رشڈونی، نارتھ، بہنسن، اور اُن کے شاگرد، پیراڈکس آف این ٹل کی الہیات اور اُس کے شاگرد، بارتھ کی نیو آرتھوڈکس اور اُس کے شاگرد، اور ووز کا کفارہ۔ تاریخی تشریح و تاول اور اُس کے شاگرد۔

تعلیم کی یہ ہوائیں نیو لیگل ازم کے تلخ نورایسٹر میں اکٹھی ہو چکی ہے یہ:

انکار کرنے والے یا انجام دینے والوں کا نجات کے لیے غیر ضروری انفرادی انتخاب (اور انفرادیت پسندی کا سرگرمی سے سزا کا حکم)،

یہ انکار کے ایمان کو ان تجویزوں کو سمجھنے کے لیے تسلیم کیا گیا (اور تجویزی اور لغوی سچائی سے انکاری اور تحقیر کرتی ہیں)،

انکار کرتی ہیں کہ ایمان کے وسیلہ ہی واجب ٹھہرایا جانا ہوتا ہے،

انکاری کرتی ہے کہ نجات کے لیے دانش ضروری ہے (اور اُن کو سزا کا حکم سناتی ہے دانش کے لیے "علمِ صحیح" کے طور پر بضد ہیں)۔

کاموں کے عہد سے انکار کرتے ہیں،

مسیح کے قابلِ تعریف کام سے انکاری ہیں،

ایمانداروں کے مسیح کی راستبازی سے منسوب ہونے سے انکار،

حق جتاتے ہیں کہ پانی کا بپتسمہ نئی زندگی دیتا ہے، گناہوں کو دھوتا ہے، اور یہ نجات کے لیے ضروری ہے،

حق جتاتے ہیں کہ ایماندار اپنی واجبیت اور نجات کو کھو سکتے ہیں،

حق جتاتے ہیں کہ ایمانداروں کی آخری واجبیت کا انحصار اُن کی کارکردگی پر ہوتا ہے،

حق جتاتے ہیں کہ خدا نجات کی شرائط کو پورا کرنے کے لیے کامل فرمانبرداری کو قبول کرتا ہے،

حق جتاتے ہیں کہ وہ اشخاص جو نہ تو چنے ہوئے ہیں نا ہی انجیل پر ایمان رکھنے والے ہیں اس کے باوجود وہ "عہد کے رُکن" ہیں۔

شیر خوار کی شراکت کا حق جتاتے ہیں،

حق جتاتے ہیں کہ نجات کو حاصل کرنے کے لیے نیک اعمال ضروری شرائط ہیں؟

حق جتاتے ہیں کہ تاریخی الہیات از خود الہیات سے برتر ہے۔

حق جتاتے ہیں کہ اچھا لوجی سٹوریالوجی ہے ۔

کیونکہ بہت سے نیو لیگل اسٹ ابھی تک اپنی جھوٹی اور مخالفِ مسیح کے الجھاو پر کام کر رہے ہیں (1) ابھی تک سارے نیو لیگل اسٹ ان سب نتائج پر نہیں پہنچے ہیں، (2) وہ تفصیل میں جانے پر ایک دوسرے سے غیر متفق ہیں اور (3) مزید نتائج کو ابھی تک قائم کیا جا رہا ہے۔ لیکن بہت کچھ کو پہلے ہی رومن ازم کی سٹوریالوجی کی اصل دریافت کی پہچان کے لیے شائع کیا جا چکا ہے۔

یہاں بہت سے تعلیمی ادارے ہیں جو گزشتہ 25 سالوں سے زائد اس نئی انجیل کی بنیادوں کو تعلیمی مضامین اور کتابوں کی شکل میں رکھ چکے ہیں، اور وہ یونیورسٹیوں اور سیمنریوں میں سکھاتے رہے ہیں، اپنے طالب علموں میں اُن خیالات کو شامل کرتے ہوئے، جواب پروٹسٹنٹ کلیسیاوں اور سکولوں کے منبروں پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں۔

اُن میں سے کچھ کے نام یہ ہیں، این۔ٹی۔ رائٹ، جیمس ڈن، ڈان گارلنگٹن، ای۔پی۔ سینڈرز، ورڈانی ایل فُلر۔

ان آدمیوں میں سے ایک جس نے وسیع دائرہ کار میں اس نیولیگل ازم کے معنی خیز عناصر کے لیے اسے رائج کیا وہ جان پائپر ہے، جو کہ مینپولس میں بیت الحم بپٹسٹ چرچ کا پاسٹر ہے۔ اُس کا براہ راست اثر اُن مندرجہ بالا فہرست میں دئے گئے ناموں سے زیادہ ہے، کیونکہ پائپر ایک بہت ہی مشہور اور ثمر دار مقرر اور مصنف ہے۔ اُس کی سوانح عمری کے مطابق، جان اسٹیفن پائپر 1946 میں ٹینیسی، گیٹانوگا میں پیدا ہوا تھا۔ جب وہ جوان تھا، اُس کا خاندان ساتھ کیرولینا، گرین ویلی میں آبسا۔ وہٹن کالج پر (1964۔1968) پر، پائپر نے لٹریچر میں بڑی اور فلسفے میں چھوٹی ڈگری حاصل کی۔ سی۔ ایس۔ کیلیے کے ساتھ رومینٹک لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہوئے، ایک۔سی۔ایس، لوئیس مفکر، نے اُسے اُس کی فطرت کی شاعرانہ سمت کی طرف اکسایا''، اور آج،

پائپر ''باقاعدہ طور پر خاندان کے خاص موقوں پر نظمیں لکھنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آمد کے چار ہفتوں کے دوران اپنی جماعت کے لیے کہانی قسم کی نظمیں ترتیب دیتا ہے۔'' کالج جاتے ہوئے، پائپر نے کیلی فورنیا، پسڈینا میں 1968۔1971) میں فُلر تھیالوجیکل سیمنری سے بیچلر آف ڈیونیٹی کی ڈگری کو مکمل کیا۔ جبکہ فُلر پر، پائپر نے بہت سے کورسز کیے جیسے وہ ڈانی ایل فُلر سے حاصل کرسکتا تھا، پائپر نے جوناتھن ایڈورڈ کی تحریروں کو دریافت کیا، جو کہ اُس کا ''بہت با اثر مُردہ اُستاد تھا۔'' پائپر نے اپنے عقیدہ کی تعلیم کا کام ویسٹ جرمنی (1971۔1974) میں موچ یونیورسٹی پر نئے عہدنامے کی سٹڈیوں پر کام کرنے سے کیا۔ اپنی اس تعلیم کو مکمل کرنے کے بعد اُس نے چھ سالوں تک (1974۔80) تک مینوسٹا، سینٹ پال میں بیتھل کالج پر ان بائبل کی سٹڈیوں کی تعلیم دی۔ 1980 میں، منادی کے لیے خداوند کے ناقابل مزاحمت بلاوے کا ادراک کیا'' پائپر مینوپالز میں بیت الحم بپٹسٹ کلیسیا کا سینئر پاسٹر بنا، جہاں وہ اُس وقت سے ہے۔ پائپر بہت سی کتابوں کا مصنف ہے، جس میں اس مضمون کا موضوع بھی شامل ہے، ایمان کے وسیلہ زندہ رہنے کے لیے پاک شفاف طاقت، آنے والا فضل (مولٹونا اور انٹر ورسٹی، 1955)، اس کے بعد آنے والا فضل۔

ڈانی ایل پی۔ فُلر

اس سے پہلے کہ ہم پائپر پر بات چیت کریں، بہر حال، ہمیں مختصر طور پر اس اہم معلم، ڈانی ایل فُلر پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ فُلر، جو کہ کیلی فورنیا میں فُلر تھیالوجیکل سیمنری کا پروفیسر ہے تھا، یہ ایک لبرل ادارہ تھا جس اساتذہ کلام کے بے خطا ہونے سے انکار کرتے ہیں، جو کہ نیولیگل ازم کے بہت بااثر محرکات میں سے ایک ہے۔ اُس کی دو کتابیں، انجیل اور قانون: فرق یا جاری رکھنا۔ اور بائبل کا اتحاد: انسانیت کے لیے خدا کے منصوبے کو عیاں کرنا، نے پائپر اور دوسرے لوگوں پر بہت اثر ڈالا۔

ہیرلڈ لینڈسل کی انجیل کے لیے جنگ پر تفصیل سے غور کیجیے۔

ایڈرمانس، 1980۔

فُلر پائپر کا بائبل کے اتحاد کے ساتھ اُس کی مدد کرنے کے لیے، بہت شکرگزار ہے، اور پائپر آنے والے فضل میں فُلر کے عمیق قرض کی پہچان کرتا ہے۔
بائبل کے اتحاد کے لیے اپنے پیش لفظ میں پائپر نے لکھا:
کسی کتاب نے بائبل کے علاوہ میری زندگی پر گہرا اثر نہیں کیا بانسبت دانی ایل فُلر کی بائبل کے اتحاد کے۔ جب میں نے بیس سال قبل اس کا کلام روم کے سلیبس کے طور پر مطالعہ کیا، ہر چیز تبدیل ہونا شروع ہوئی۔۔۔ خدا کے قانون نے انجیل کے ساتھ اس کے بےمیل ہونے کو شروع کیا۔ اس نے اجرت حاصل کرنے کے لیے جو کہ نام نہاد کاموں کے عہد کے تحت کام کی تفصیل کو بیان کرنے سے روکا (جسے میں بائبل میں سے تلاش نہ کر سکا)۔۔۔
کلام میں اعمال کے عہد کو دیکھنے کی بینا قابلیت اس نیولیگل اسٹ کے درمیان عام کوتاہی ہے۔ وہ دعوے سے کہتے ہیں کہ آدم اپنی فرمانبرداری کے لیے ابدی زندگی حاصل کر سکتا تھا، کیونکہ خداوند کام کے اصول پر لوگوں کے ساتھ برتاؤ نہیں کرتا، بلکہ فضل کے وسیلہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ باغ میں، زوال سے پہلے، خدا نے آدم کے ساتھ محض ''فضل'' کے اصول پر کام کیا نہ کہ اعمال پر۔ اسی لیے ایک عہد، جسے وہ گمراہی کے طور پر ''فضل کا عہد'' کہتے ہیں وہ ''بائبل کے اتحاد'' کی شکل میں ہے۔
اعمال کے عہد کے اس انکار کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ اگر آدم اعمال کے عہد کے لیے ایک گروہ نہیں تھا، جیسے یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں، تو پھر نہ تو مسیح، دوسرا اور آخری آدم ہے۔ اسی لیے، مسیح کو اپنے لوگوں کے لیے، نجات کو حاصل کرنے کے لیے قرض کی ادائیگی کرنے کے لیے قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے اور آخری آدم کے طور پر، مسیح نے اپنی غیر متحرک فرمانبرداری سے خدا کے قانون کو پورا نہ کیا، اپنے لوگوں کے لیے ادائیگی نہ کی، اور اُن کی نجات کو حاصل نہ کیا۔ تاہم اعمال کے عہد سے انکار خدا کے انصاف پر حملہ ہے: آدم کا اپنی اولاد کے لیے گناہ کے لیے الزام، مسیح کے متحرک کام اور فرمانبرداری پر ہے، جو کہ ایمانداروں کے لیے مسیح کی متحرک فرمانبرداری اور راستبازی ہے۔
یہ انکار کرتے ہوئے کہ آدم اور مسیح، اپنی انفرادی نسلوں کے فیڈرل راہنما ہونے کے طور پر، خدا کے انصاف کی عدالت کے سامنے اعمال کے عہد کے محکوم تھے، نہ کہ اُس کے فضل کے، ہر آدم کو عہد کی شرائط کو پورا کرنا تھا، ایک بدبختی کے ساتھ نا کام ہوتا ہے، اور دوسرا کامل طور پر کامیاب ہوتا ہے، نیولیگل اسٹ اسے ایمانداروں پر آزمائش کے طور پر رکھتے ہیں، اور اُن کی نجات کو اُن کے اپنے بشارتی فرمانبرداری پر رکھتے ہیں۔

زونڈروان، 1992۔

''اور جان پائپر کی وجہ سے خاص شکریہ، جو مینیپولس کے بیت الحم بپٹسٹ چرچ کا سینئر پاسٹر ہے۔۔۔ پیش لفظ میں اُس کی تحریر اُس کے کام پر عمیق محاصرے پر روشنی ڈالتی ہے'' (viii)۔

یہ الٰہیاتی غلطی کو واپس روم کے لیے کھوج لگایا جا سکتا ہے، جو کہ آرمینیم ازم اور بارتھینین ازم کے وسیلہ سے ہے۔
فُلر انصاف کے اصول کو موسوم کرتا ہے جو اعمال کے عہد کو ''کفر بکنے کی ایک بڑی قسم'' کے ساتھ بیان کرتا ہے۔
کیا۔۔۔ عہد کے ماہر الٰہیات یہ قیاس کرتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ فرمانبرداری ہی فرمانبرداری کی ایک قسم ہے جو کہ ہمیشہ خداوند کے لیے ناقابل قبول ہے جو ''کسی دوسرے کو اپنا فضل نہیں دے گا'' (یسعیاہ 42:8)، وہ آدم کی برکت کو بنا سکتے ہیں جسے اُس کے اس فضل کے کام کی آزمائش کے کام کے واقع ہو جانے کے بعد حاصل کرنا تھا بجائے اُس قرض کی ادائیگی کے، اور اسی لیے وہ اس الزام کے لیے اپنے آپ کو مجروح نہیں کریں گے جس راستبازی کو آدم اور مسیح نے ادا کرنا تھا لہٰذا یہ ایک کفر بولنے کی بڑی قسم تھی۔
فُلر کام کے عہد پر یقین رکھتا ہے جس میں ''کلمہ کفر کی بڑی قسم'' شامل ہے کیونکہ یہ اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسان، اعمال کے عہد کو پورا کرتے

ہوئے، ''خدا کو اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے رکھ سکتا ہے۔ خدا کے انسان کے ساتھ برتاؤ کرنے کے اس خیالی نظریہ کو استعمال کرتے ہوئے، بجائے اُس اصل عہد کے انتظامات کے اسے کلام میں عیاں کیا گیا ہے جس میں خدا اپنے آپ کے ساتھ پہلے اور آخری آدم کے لیے نافرمانی کی سزا اور فرمانبرداری کے اجر کو بیان کرتا ہے جو کہ اپنی نسلوں کے لیے وفاقی نمائندہ کار تھے، فُلر نجات کی بائبلی تعلیم کو خارج کرا ہے، کیونکہ اس طرح الٰہی انصاف غائب ہو جاتا ہے۔ سب کچھ جو باقی رہتا ہے وہ بارتھ کے الجھاو پیدا کرنے والے ''فضل ے عہد'' کے ساتھ ہے، جس میں سب لوگ شامل ہیں۔

قانون اور انجیل کے درمیان ارتداد کو خارج کرتے ہوئے فُلر انجیل کو الگ (خارج) کرتا ہے: مجھے پھر ایک بہت مضبوط نتیجے کو قبول کرنا ہے جو قانون اور انجیل کے درمیان ارتداد پیدا کرتا ہے جسے لوتھر، کیلون، اور دیگر عہد کے ماہر الٰہیات نے قائم کیا جو مزید بائبل کی الٰہیات کی جانچ پڑتال کے نیچے کھڑے نہیں رہ سکتے۔

فُلر نے لکھا: ''میں یوں کہوں گا کہ موسیٰ اپنے کام، یا فرمانبرداری، کے ساتھ واجب ٹھہرایا گیا۔۔۔ (یہاں) کلام میں بہت سے اقتباسات ہیں جن میں نیک اعمال راستباز ٹھہرائے جانے کا معاون سبب ہیں۔''

فُلر کا انجیل اور قانون کا موضوع بالکل ویسا ہی ہے جیسے 1935 میں بارتھ کے وسیلہ کام تھا، جس میں قانون اور انجیل کے درمیان لوتھر کے امتیازات کے خطرات کا دعویٰ کرنے کے طور پر پسندیدگی کیساتھ حوالہ پیش کرتا ہے۔

دانی ایل۔ پی۔ فُلر، ''اعمال و فضل کے موضوعات پر جواب،'' پریسباٹرین: ایلڈرشپ کا روزنامچہ، والیم IX گنتی، 1۔2، سپرنگ فال، 1983، 76۔

فُلر، انجیل اور قانون، xi۔

فُلر کے مطابق، کیلون، ''بگاڑ'' کے شرع دار اور منطقی عوامل میں سے گزرتا تھا اور ''کلام کی واضح زبان پر اڑتا تھا، تاکہ وہ ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرائے جانے کی ریفارمیشن تعلیم کو قائم رکھ سکے۔

جان پائپر

پاسٹر پائپر کی مشہوری ایک نئی اشاعت کے ساتھ وسیع ہوتی ہے جسے اُس نے لکھا۔ 1955 میں اُس نے ''ایمان کے وسیلہ زندگی رہنے کی شفاف طاقت'' ۔۔۔ آنے والے فضل کو شائع کیا۔ پائپر کی زردی مائل نثر، مشکوک، اور گول مول خدا پرستی اُس کے 400 صفحات کی کتاب پاک ٹھہرائے جانے پر ہے، اور اس کا اثر ریفارمیشن کو تہہ و بالا کرتا ہے۔

پائپر دانی ایل فُلر کا شاگرد ہے۔ پائپر لکھتا ہے:

مسیحی زندگی پر دانی ایل فُلر کا رویا ''ایمان سے فرمانبرداری'' کے طور پر ہے جو باغ میں ہے جس میں میری محویت کے پودے نشوونما پاتے ہیں۔ اس کتاب میں پائے جانے والے معاملات پر تین دہائیوں سے کی جانے والی بات چیت نے گہرے نقوش چھوڑے۔ اگر میں اختتامی نوٹس کے ساتھ انہیں دکھانے کی کوشش کرتا، تو اُنہیں تقریباً ہر صفحہ پر ہونا تھا۔ اُس کا بڑا کام، بائبل کا اتحاد۔۔ اُس کا پس منظر ہے جو میں نے لکھا (7)۔

جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں، فُلر صاف طور پر ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرائے جانے سے انکار کرتا ہے اور صاف طور پر ایمان اور اعمال کے ساتھ راستباز ٹھہرائے جانے کو دعویٰ کرتا ہے۔ پائپر، اُس کا وفادار شاگرد، قابل بھروسہ دوست، اور ایڈیٹر، بالکل اسی نتیجے پر پہنچتا ہے۔ پائپر اکیلے ایمان کے ساتھ راستباز ٹھہرائے جانے سے انکار کرتا ہے جبکہ بائبلی سٹوریالوجی کو قبول کرنے کا اقرار کر رہا ہے جو اُس کے سارے کام کو مزید خطرناک بناتی ہے۔ سچائی پر ایک موثر حملہ، اپنے لوگوں کی نجات کے لیے مسیح کے کام کی کاملیت اور کارکردگی کی تعلیم پر حملہ، ہمیشہ بائبلی جملہ بندی اور دیندار زبان میں

امتحان کے لیے تیار ہے۔

موسیقی بے فکر ہے، یہ آپ کو گمراہ کردے گی:

پائڈ پائپر سے خبردار رہیے۔

پاپر کی توجہ، جیسے کوئی ایک موضوع سے ہٹا سکتا ہے، وہی ہے جسے وہ ''آنے والا **فضل**'' کہتا ہے۔ جملے ''آنے والا **فضل**'' اور ''آنے والے **فضل میں ایمان**'' اگر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بار ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ایک چالاک پراپوگنڈ آلہ ہے جسے بہت مرتبہ استعمال کیا جا چکا ہے: اُس جملے کو دہرایے جسے پڑھنے والا اپنے ذہن سے نکال نہ سکتا ہو۔ اِس جملے سے پاپر کی کیا مراد ہے؟

فُلر ''اعمال اور فضل کے موضوعات پر جواب 79

درحقیقت، اُس کی ''ایمان'' سے کیا مراد ہے؟ جوابات عیاں ہیں۔

یہاں اس کے اپنے الفاظ ہیں: ''۔۔۔میرے بھروسے کا مرکزِ نگاہ اُس پر ہے جو خدا نے مستقبل میں میرے لیے کرنے کا وعدہ کیا تھا (6)۔

یہ پاپر کی کتاب کی مرکزی غلطی نہیں ہے، لیکن یہ قریب آتی ہے۔ ایمان بچانے کا مرکزِ نگاہ اُس پر نہیں ہے جس کا خدا نے مستقبل میں ہمارے لیے کرنے کا وعدہ کیا تھا، بلکہ جو خدا مسیح میں پہلے ہی سے ہمارے لیے کر چکا ہے۔ مسیحی منادی کرتے ہیں اور صرف مسیح کے مصلوب ہونے پر بھروسہ رکھتے ہیں، اُس برے پر جسے بنائے عالم سے پیشتر ذبح کیا گیا تھا۔ مسیح کا مصلوب کیا جانا بائبلی، بچائے جانے، ایمان پر ہے اور اس کی توجہ آسمان پر پرستش کرنے پر ہے (دیکھیے مکاشفہ 5)۔ پاپر اس مرکزِ نگاہ کو تبدیل کرنا چاہتا ہے، جو مسیح کے مصلوب کیے جانے سے کسی اور چیز کی طرف ہے۔ ہمارے ایمان کی توجہ کو تبدیل کرنے کی کوشش میں، وہ بحث و تکرار سے پرہیز کرتا ہے، اگرچہ وہ حسد سے قبول کرتا ہے، کہ وہ سب فوائد جو مسیحی خداوند سے حاصل کرتے ہیں یہ اُس کی وجہ سے ہے جو مسیح نے اُن کی خاطر اُن کی جگہ پہلے ہی کر چکا ہے۔ پاپر کا قبول کرنا حسد ہے، کیونکہ وہ دلیل دینا چاہتا ہے کہ ہماری مستقبل کی اُمیدیں، فوائد، اور آخری **نجات** کا انحصار ہمارے **ملاقات** کرنے کی حالتوں پر ہے جنہیں نے اُن برکات کو حاصل کرنے کے لیے قائم کیا تھا۔ پاپر کے **نجات** کے منصوبے میں، اِس کے باوجود جو مسیح نے صلیب پر کہا، ''تمام ہوا۔ ایماندار **نجات** کے کام کو مکمل کرتے ہیں جسے مسیح نے شروع کیا تھا۔ آنے والا **فضل** مشروط ہے، اور یہ ہم ہیں، مسیح نہیں، جو اُن حالتوں کو پورا کرتے ہیں۔

کیونکہ پاپر کی مرکزِ نگاہ اُن فوائد پر ہے جنہیں ہم شاید مستقبل میں حاصل کرتے ہیں، یہ لمبی اور تکرار والی کتاب باپ کے انصاف سے مسیح کے وسیلہ اطمینان کی کسی بھی بحث کو ترک کرتی ہے (اگرچہ پاپر ہمارے اطمینان کے بارے کہنے کے لیے بڑی ڈیل رکھتا ہے)، یہ یہاں تک کہ مسیح کی متحرک فرمانبرداری کے لیے بحث کرنے میں ناکام ہے، یہ گناہ اور راستبازی کی سنجیدہ مباحثہ کو بھی ترک کرتی ہے (**الزام** کا ذکر کیا گیا ہے)، یہ خدا کے قانون کے مباحثہ کو ترک کرتی ہے، یہ اعمال کے عہد کی بحث کو ترک کرتی ہے، یہ آدم اور مسیح کے ہماری قانونی نمائندہ کار ہونے کے ذکر کرنے میں بھی ناکام ہے۔ پاپر شکرانے پر حملے کے ساتھ کتاب کو کھولتا ہے، وہ اسے مسیحی فرمانبرداری کے لیے موزوں نمونے کے طور پر شکرانہ کہتا ہے۔ شکرانا فرسودہ غور کرنا ہے، یہ مستقبل والا نہیں ہے۔ یہ مستقبل کے فضل میں ایمان کے ساتھ جھگڑے میں اور مخالف ہے۔

وہ جھگڑے والے بیانات بھی دیتا ہے، جیسے کہ ''تمام اچھی خوبیاں آنے والے فضل میں ایمان کے وسیلہ آتی ہیں، اور تمام گناہ آنے والے فضل میں ایمان کی کمی کی وجہ سے آتے ہیں (323)۔

اِس کے باوجود، شکر اگز اریوکلام میں سکھایا گیا ہے فرمانبرداری کے ایک موزوں محرک کے طور پر، پائپر حسد کے ساتھ یہ قبول کرتا ہے۔لیکن وہ شکرگزاری کی قدر کوکم کرتا ہے کیونکہ اِس میں وہ شامل ہے جسے وہ گھٹاتے ہوئے ''مقروض کی اخلاقیات کہتا ہے۔قرض، حصول، اور انصاف ایک اور الہیاتی کائنات سے تعلق رکھتے ہیں، پائپر سے نہیں۔اس کی بجائے شکرگزاری، یہ '' آنے والے فضل میں ایمان' ہے جو مناسب طور پر فرمانبرداری کو تاکل کرتا ہے ، اور پائپر اُن آیات کا حوالہ دیتا ہے جو اُس کے دعویٰ کی مدد کی کوشش کرنے کے لیے خاموش ہیں۔

پائپر لکھتا ہے: ''لیکن ہم ماضی میں زندگی بسر نہیں کرتے۔۔ہماری ساری زندگی مستقبل میں بسر ہوگی۔ اِسی لیے جب ہم شکرگزاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ آنے والی فرمانبرداری کو قوت بخشتی ہے، کچھ غلط ہوتا ہے۔شکرگزاری بنیادی طور پر خدا کے ماضی کے فضل کا جواب ہے، جب مستقبل کے لیے متحرک ہونے کے طور پر کام کرنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔۔۔(47)۔ یہ ایک بیوقوفانہ دلیل ہے۔اُس کا '' اِسی لیے'' منطقی خلاصے کی طرف اشارہ نہیں کرتا، کیونکہ یہاں کوئی منطقی دلیل نہیں ہے، بلکہ بمشکل فصیح وبلیغ سرسبز وشادابی ہے۔(ایک کونشاندی کے لیے آزمایا گیا، یہ اس کی سادہ لوحی میں قائم ہے، کہ ہم میں سے کسی بھی زندگیاں مستقبل میں نہیں رہیں گی، ہم سب کی زندگیاں موجودہ وقت پر ہی زندہ رہیں گی۔)پائپر کا ایمان کے لیے نیا مرکزِ نگاہ اِس مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہمیں ماضی کو ناپسند کرنا ہے، جسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا، اور فوائد کو حاصل کرنا ہے جو کبھی ہمارے لیے کبھی ظاہر نہیں ہوتے، جبکہ اُن کا ظاہر ہونا جسے پائپر گمراہی کے طور پر آنے والا ''فضل کہتا ہے، جس کی شرط ہماری فرمانبرداری، ہمارے اعمال پر ہے۔

یہ عیاں کرتا ہے کہ پائپر کا '' آنے والے فضل، جس کا مرکزِ نگاہ ہمارا ایمان ہے،موضوعاتی ہے، انڈیلے جانے والا فضل ہے۔'' آنے والا فضل'' خدا کی خوبی یا قابلیت نہیں ہے، یہ خدا کی بے جا حمایت نہیں ہے۔'' آنے والا فضل ایسا ''فضل'' ہے جسے خدا ہمارے اندر انڈیلے گا، اور یہ موضوعاتی فضل ہے جس کا مرکزِ نگاہ ہمارے ایمان پر ہے۔پائپر لکھتا ہے: ''۔۔۔دل کو مستحکم کرنے والی طاقت جو روح القدس کی طرف سے آتی ہے۔۔۔یہ ممکنہ طور پر وہی ہے جو میری آنے والے فضل سے مراد ہے۔''(69)۔پائپر ہمارے ایمان کے مرکزِ نگاہ کو تاریخی مسیح سے ہمارے موجودہ،موضوعی تجربے میں منتقل کرتا ہے جو کہ مسیح کے اجنبی، مخفی کام سے ہے جو ہمارے کاموں سے باہر ہے، جسے روح القدس کی قدرت سے کیا گیا، جسے مسیح کی راستبازی، کاملیت کے ساتھ کیا گیا جو ہماری ناکامل، عارضی راستبازی کے لیے تھا، تاریخ میں مسیح کی زندگی اور موت سے اس کے لیے جو روح القدس کر رہا ہے اور ہماری زندگیوں میں کرے گا۔'' اور یہ ایمان آنے والا فضل ہے،'' پائپر اعظم اسقف کو بیان کرتا ہے،'' کہ یہ ایمان ہے جس کے وسیلہ ہم واجب ٹھہرائے جاتے ہیں''(191)۔یہ مسیح کے صلیب پر تمام ہوئے اور موثر کام پر ایمان نہیں ہے، بلکہ '' آنے والے فضل'' پر ایمان ہے، جسے پائپر ''اس طاقت کے طور پر بیان کرتا ہے جو روح القدس کی طرف سے آتی ہے''، یہ گناہگاروں کو واجب ٹھہرتی ہے۔پائپر ثابت کرنے کے طور پر اپنے اُستاد، دانی ایل فُلر کا حوالہ دیتا ہے:

ایمان جو صرف مسیح کی موت اور جی اُٹھنے پر غور کرتا ہے کافی نہیں ہے۔۔۔مسیح کے لیے معافی کا انحصار بھی خدا کے وعدوں پر ایمان رکھنے کی بدولت ہے۔ تاہم ہم ایمان کے کافی ہونے کو دھیان میں نہیں لاسکتے اگر یہ محض مسیح کی موت اور جی اُٹھنے کی ماضی کی حقیقت کا احترام کرتا ہے لیکن خدا نے مستقبل کے وعدوں پر احترام نہیں کرتا۔۔۔(206۔207)۔

فُلر، بے شک، ایک ہلکے آدمی پر حملہ کرتا ہے، جو اُس اپنا من گھڑت تصور ہے۔لیکن اس چالاک حملے کا اثر اُس کا انکار کرنا ہے کہ ایمان جو واجب ٹھہراتا ہے یسوع مسیح کا فضیلت والا کام ہے۔

پائپر لکھتا ہے: ''گناہ کے دُنیا میں داخل ہونے سے پہلے، آدم اور حواہ نے خدا کی اچھائی کا تجربہ کیا اُن کی غلطی کے جواب میں نہیں (جب اُنہوں نے کچھ ایسا نہیں کیا تھا) بلکہ ابھی تک خدا کی اچھائی کے مستحق ہونے کے بغیر۔۔۔لہذا اُن کے گناہ کرنے سے پہلے، آدم اور حوا فضل کے ساتھ رہے(76)۔

''خدا کے تمام عہد فضل کے مشروط عہد ہیں،'' پائپر ٹال مٹول کرتا ہے۔ ''وہ اُن کو آنے والے فضل کی پیشکش کرتے ہیں کو عہد کو تھامے ہوئے ہیں'' (248)۔ مہربانی سے صفت ''کافی'' پر غور کیجیے، اور مہربانی سے نوٹ کیجیے کہ یہ آنے والا فضل کافی ہے، ایمانداروں کے لیے نہیں، بلکہ ''اُن کے لیے جو عہد کو تھامے ہوئے ہیں۔''

پائپر کے مطابق، یہاں عدن میں انصاف نہیں تھا، صرف ''فضل'' تھا۔ یہاں (سب سے پہلے) خرابیاں نہیں تھیں، نا ہی یہاں وصف تھے۔ بے گناہ، فرمانبردار آدم اور حوا خدا کی اچھائی کے مستحق نہ تھے۔ یہ حقیقت کہ خدا پہلے ہی احکامات دے چکا تھا اور (کامل طور پر) فرمانبرداری کے لیے اجر دینے کا وعدہ کیا (یہی ہے جو زندگی کا درخت ہے) اور (صاف طور پر) نافرمانی کے لیے سزا (موت) سے دھمکایا، تاہم قانونی، عدالتی فریم ورک کو قائم کرتے ہوئے، اس کا پائپر کے لیے کوئی معنی نہیں ہے۔ یہ سب ''فضل'' تھا۔

یہ ادراک کرنا بہت اہم ہے کہ پائپر لفظ ''فضل'' کو غیر کلام کی سمجھ میں استعمال کرتا ہے، کیونکہ پائپر کی الٰہیات میں کوئی خدا کی اچھائی کا مستحق نہیں، نہ بے گناہ آدم، نہ بے گناہ یسوع۔ پائپر کی ''فضل'' کی اشکال ہمیں بتاتی ہیں کہ یہ ''آنے والا فضل تھا جس نے صلیب کی دوسری جانب اُس (یسوع) کا انتظار کیا'' (307) لیکن عبرانی اور رومی کہتے ہیں کہ خوشی جو یسوع نے حاصل کی یہ اجر تھا جس کا اُسے کے ساتھ بات کی طرف سے وعدہ کیا گیا تھا، ایسا اجر جسے اُس نے باپ کے ساتھ اپنی کامل وفاداری کے ساتھ حاصل کیا تھا۔ جب مسیح کی دعا کی ''میں نے زمین پر تجھے جلال بخشا ہے، میں نے وہ کام ختم کرلیا ہے جو تُو نے مجھے کرنے کے لیے دیا تھا۔ اور اب، اے باپ، مجھے اپنے ساتھ جلال بخش، اُس جلال کے ساتھ جسے میں دُنیا سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا'' وہ اجر کے لیے کہہ رہا تھا جسے اُس نے سپرد ہوئے کام کو کرنے سے حاصل کیا تھا۔ کاروائی خالص انصاف کی ہے، فضل کی نہیں۔ وہ اپنی اجرت کے لیے پوچھ رہا تھا، اُس کے لیے جو اُس کا حق تھا۔

گناہ، خوبی، ناپاکی، یا اعمال کے ساتھ فرق دیکھنا، جیسا یہ کلام میں کرتا ہے، کیونکہ یہاں پائپر کی الٰہیات میں وصف نہیں ہے۔ اُس کی الٰہیات سے الٰہی انصاف کے نائب ہو جانے کے ساتھ، یہ مزید مسیحی نہیں رہتا۔ پائپر کی الٰہیات میں، خدا نہیں ہے، اور نہیں ہو سکتا اُس ایک کے لیے جو یسوع پر ایمان رکھتا ہے۔

پائپر ہمیں بتاتا ہے کہ آنے والا فضل مشروط فضل ہے، لیکن ان شرائط کو پورا کرنا قابلِ تعریف نہیں ہے: ''فضل کو حاصل کرنے کے لیے شرط پر پورا اترنا ممکن ہے اور پھر فضل کو حاصل نہ کرنا۔ مشروط فضل کا مطلب حاصل کردہ فضل نہیں ہے'' (79)۔ وہ جو رومنسٹ تھیالوجی سے آگاہ ہیں وہ یہاں پائپر کی شرائطی پہچان کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ موزوں ''وصف'' کی مثال ہے، ''وصف (خوبی)'' جو درحقیقت خوبی نہیں ہے۔

کیسے پائپر اعمال کے وسیلہ نجات کی تعلیم دینے کی لاگت سے ٹال مٹول کرنے کی کوشش کرتا ہے؟ سادہ: وہ اعمال کو دوبارہ بیان کرتا ہے۔ ''اصطلاح اعمال'' وہ ایمان کے وسیلہ غیر ملکیت راستبازی کی جنگ کا حوالہ دیتا ہے۔۔۔ آنے والے فضل میں'' (220)۔ لہذا، بلحاظِ تعریف، ایک شخص جو ''آنے والے فضل پر ایمان'' رکھتا ہے وہ کوئی کام (اعمال) نہیں کر سکتا، اُس کی کوششیں، اُس کی مزدوری، اُس کے کام اعمال نہیں ہیں، کیونکہ وہ آنے والے فضل میں ایمان کے وسیلہ تقویت پاتے ہیں۔'' اور اسی لیے اُس کی نجات اعمال کی مشروط نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے، بلکہ ''ایمان کی فرمانبرداری'' پر ہے۔

نیولیگل اسٹ کے لیے الٰہیات (تھیالوجی) لفظی کھیل ہے۔

پائپر کی رغبت الفاظ کے ساتھ کھیلنے کی طرف ہے اور یہ ایمان کے ساتھ اُس کے برتاو میں گواہی بھی ہے۔ نیولیگل اسٹس کا تھکا دینے والا موضوع پر بات کرنے میں، پائپر دعویٰ سے کہتا ہے کہ ''اعتقاد ذہن میں پائی جانے والی حقیقتوں کے ساتھ عہد نہیں، یہ دل میں خدا کے لیے رغبت بھی ہے'' (86)۔ نا صرف یہ بیان غیر کلام پر جو دل و دماغ کے درمیان ہے اُس پر انحصار کرتا ہے، بلکہ یہ مبہم اور بے معنی فقرات سے واضح اور بامعنی خیال کو بھی غیر واضح کر

دیتا ہے ۔چالیس سال قبل گورڈن کلارک نے جفاکش تشریح کے وسیلہ بیان کیا کہ بائبل دل و دماغ کی دورنگی کے بارے نہیں سکھاتی، اب ہم عصر ماہرِ الٰہیات اپس کے کام کی مکمل نادانی میں لکھتے ہیں اور ماسوائے ان کے قارئین جو انہیں سنجیدہ طور پر لیتے ہیں ۔یہ نہ صرف اُن کلام سے ناواقفیت کو عیاں کرتا ہے، بلکہ اُس کے کمزور فضیلت کو بھی ۔"خدا کے لیے کیسی خواہش "ہو سکتی ہے، یہ سیکھنے، جاننے، اور اُس کے بارے سچائی پر زیادہ ایمان رکھنے کی خواہش نہیں ہے جو کہ حاتلی تصور ہے جس کے لیے پاپر کوئی سراغ نہیں دیتا ۔

مسیح نے اپنے اجر کو حاصل کیا اور مستحق تھا۔مسیح کے خوبیوں سے انکار کرنا، خدا کے انصاف سے انکار کرنا، مسیحیت کی کلیت سے انکار کرنا ہے۔

پاپر بار بار کلام کے خیال پر حملہ کرتا ہے کہ بچانے والا ایمان وہ سمجھ ہے جسے عہد و پیماں اور اُن کے سچ ہونے کو قبول کرنے کے طور پر عیاں کیا گیا ہے ۔ بہت دفعہ وہ لکھتا ہے: یہ ایمان رکھنا کہ مسیح اور اُس کے وعدے سچے ہیں ۔۔۔یہ ایمان کا بنیادی حصہ ہے ۔لیکن ایمان کو بچائے جانے والے ایمان میں موڑنا کافی نہیں ہے" (201)۔ بیشک، روح القدس اور رسول مختلف الرائے ہیں: خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھ تو تُو نجات پائے گا۔" پاپر یہ جانتا ہے کہ "اگر ہم ایمان کی فطرت کے خلاف غلط جاتے ہیں، تو مسیحی زندگی میں ہر چیز غلط ہو جائے گی" (209)۔وہ اس نقطے پر بالکل درست ہے، درحقیقت، اُس کی الٰہیات غیر ارادی طور پر اس نقطے کو بیان کرتی ہے ۔ان طریقوں میں سے ایک اکیلے ایمان کے وسیلے واجب ٹھہرائے جانے سے انکار کرنا ہے جو ایمان کی تعریف کو تبدیل کرتا ہے ۔ پاپر ہمیں ایمان کی بہت سی تعریفیں پیش کرتا ہے:

لیکن میں اُس سے کچھ زیادہ کہنا چاہتا ہے جو (چارلس)ہوج نے کہا۔ میں یہ کہنا نہیں چاہتا کہ ایمان ان وعدوں میں "اعتماد، خوشی، اُمید" پیدا کرتا ہے بلکہ یہ ایمان میں ایک بنیادی عنصر ہے کیونکہ ایمان بذاتِ خود اعتماد اور خوشی اور اُمید ہے (کیا یہی تین عناصر نہیں ہے؟) یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ ایمان ان چیزوں کو پیدا کرتا ہے ۔لیکن یہ دوسری سچائی کے ساتھ تردید نہیں کرتا ہے: کہ اعتماد اور خوشی اور اُمید ایمان سے منحرف ہونا ہے ۔۔۔(بچانے والے ایمان کا جوہر روحانی فہم ہے یا روحانی خوبصورتی کا ذائقہ چکھنا ہے، جو کہ بہت خوش کن ہے (205)۔

دوبارہ پاپر اپنی رنگارنگ، زردی مائل نثر کے ساتھ سچائی کو غیر واضح کرتا ہے ۔درست طور پر "روحانی خوبصورتی کا ذائقہ چکھنے" سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کا "روحانی محبت کی خوشبو سونگھنے" کے ساتھ خونی رشتہ ہے؟ یہاں ایمان کی فطرت میں اس کا بہترین مقصد کیا ہے جس میں مبہم اور بے معنی وضع قطع ہے؟ اگلے صفحے پر، "یہ روحانی خوبصورتی سے بغل گیر ہونا ہے جو کہ بچانے والے ایمان کا بنیادی مرکز ہے ۔" کچھ سطریں قبل، پاپر نے ہمیں بتایا تھا کہ، "ایمان کا بنیادی عنصر کشش کی سمجھ ہے ۔"

19باب میں، "یہاں کتنی شرائط ہیں؟" پاپر دراصل یہاں 11 شرائط کا تعین کرتا ہے جنہیں ہمیں پورا کرنا ہے اگر ہم کسی "آنے والے فضل" کو چاہتے ہیں ۔ پیار کرنے وال خدا، عاجز بننا، خدا کے قریب ہونا، دل سے خداوند سے گڑگڑانا، خدا کا خوف، خدا میں شادمان ہونا، خدا پر اُمید رکھنا، خدا میں جائے پناہ حاصل کرنا، خدا کا انتظار کرنا، خدا پر بھروسہ رکھنا، اور خدا کے عہد کو قائم رکھنا، جسے وہ پہلے 10 کا خلاصہ کہتا ہے ۔پاپر مشتہر کرتا ہے کہ: "میں بہت مشکل سے دباؤ میں آتا ہوں کسی ایسی چیز کا تصور کرنے کے لیے جو ہماری زندگیوں میں اُس عہد کو پورا کرنے سے زیادہ اہم ہے جسے خدا نے ہماری آخری نجات کے لیے ہمارے ساتھ باندھا تھا" (249) اُس کے الفاظ کا دھیان کے ساتھ قیاس کیجیے ۔پاپر کا یہ مطلب نہیں کہ مسیح کا کام اپنے لوگوں کی خاطر مکمل طور پر عہد کو پورا کر رہا ہے اہم چیز یہ ہے کہ وہ ہماری حتمی نجات کے لیے سوچ سکتا ہے، وہ کہتا ہے کہ ہم شخصی طور پر، یا جیسے وہ کہتا ہے، "تجرباتی طور پر" ہماری اپنی خاطر عہد کو پورا کرنا، اور یہ کہ عہد کی ہماری بھرپوری ہماری آخری نجات کے لیے بہت ہی اہم چیز ہے ۔ہم بذاتِ خود "اُس عہد کو پورا کرتے ہیں جسے خدا نے ہماری حتمی نجات کے لیے ہمارے ساتھ باندھا ہے ۔ "مزید براں، اُس کے "آنے والے فضل" کی تفصیل کو ذہن میں رکھیے ۔ دل کو

قوت بخشنے والی طاقت جوروح القدس کی طرف سے آتی ہے ۔۔۔ یہ وہی ہے جو میرا مطلب ’’آنے والے فضل‘‘ کے ساتھ تھا۔ اسی لیے، اگر ہم ہمارے لیے تقاضا کردہ شرائط کو پورا کرتے ہیں، اگر ہم عہد کی فرمانبرداری کرتے ہیں، پھر خدا ہمیں ’’دل مضبوط کرنے والی طاقت دے گا جو روح القدس سے آتی ہے۔‘‘ اور ہم نجات پائیں گے۔ یہ انجیل نہیں۔ یہ دیندارانہ فریب ہے۔

یہاں انجیل ہے، جسے اگسٹس ٹوپلیڈی کی جانب سے نظم میں بیان کیا گیا ہے۔

میرے ہاتھوں کی محنت تیرے قوانین کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتی

کیا میری سرگرمی عارضی طور پر تسکین کو نہیں جان سکتی،

کیا میرے آنسو ہمیشہ بہتے رہیں گے،

گناہ کے ساتھ سارا کفارہ نہیں دیا جا سکتا، تُو یقیناً بچانے والا اور تُو ہی اکیلا ہے۔

پاپر کی ایمان کی بہت سی تعریفوں کی طرف واپس جاتے ہوئے ’’دل کے یہ تمام اعمال (11 شرائط جسے اُس نے آنے والے فضل کو حاصل کرنے کے لیے بیان کیا ہے) یہ بچانے والے ایمان کے ساتھ حقیقتوں کو بڑھ چڑھ کر ڈھانپ رہی ہیں۔ ایمان کی پہچان ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں ہے، نہ ہی اُن کی ایمان کے ساتھ ہے۔ بلکہ ہر ایک عنصر اس میں تیار کیا ہوا ہے جو کہ ایمان ہے‘‘ (252)۔ ذہن میں رکھیے کہ رومن ازم صرف سات الٰہیاتی خوبیوں کو رکھتی ہے، پاپر پاپائے اعظم کے پاپائی عہدے سے باہر ہے۔

لیکن ابھی بدتر آنے والا ہے: یہاں ابھی تک آنے والے فضل کو حاصل کرنے کے لیے مزید شرائط ہیں: اچھے اعمال کرنا، بدن کے کاموں کو نہ کرنا، اور بھائیوں سے محبت رکھنا، اُنہیں نام سے پکارنا ۔ اب یہاں پکڑ ہے: جب تک پاپر ان شرائط کی مکمل فہرست کو مہیا نہیں کر دیتا ہمیں ’’عہد کو پورا کرنے‘‘ اور ’’اپنی آخری نجات کو‘ حاصل کرنے کے لیے پورا کرنا ہے کیونکہ پاپر کا نجات کا منصوبہ ناقص ہے۔ کسے چیز کا مستحق ہونے کے لیے، نجات کے منصوبے کو مکمل ہونا چاہیے۔ لیکن صدیوں سے اس سوال پر غور و فکر کرنا، رومن چرچ سٹیٹ ان شرائط کی مکمل فہرست کے ساتھ نہیں آئی جسے گناہگار ابدی نجات کو حاصل کرنے کے لیے پورا کر سکیں، اور لہذا اس نے مقام کفارہ کو ایجاد کیا، جہاں نجات کے لیے پوری نہ کی جانے والی شرائط پوری ہو سکتی ہیں۔ گناہگار ہو سکتا ہے کئی سالوں تک اس مقام کفارہ پر عذاب کو برداشت کرتے ہوں، لیکن زیادہ دیر تک مستقبل مزاج گنہگار اُن شرائط کو پورا کرے گا جو حتمی نجات کا تقاضا کرتی ہیں۔ شاید پاسٹر پاپر کی مستقبل کی اشاعتوں میں سے ایک پاپر کی مقامِ کفارہ کو ثابت کرے گی۔ پھر ہم رومنسٹ اسچالوجی کی دوبارہ دریافت کریں گے، جیسے نیولیگل اسٹ اپنی جھوٹی اور مخالفِ مسیح تمہید کے الجھاو پر کام کرنا جاری رکھتے ہیں۔

یہاں آنے والے فضل میں مزید بہت سی غلطیاں ہیں، لیکن یہ بحث کسی بہت اہم چیز کو آشکارہ کر چکی ہے۔ موسیقی مسرور کن ہے، یہ آپ کو گمراہ کرنے میں راہنمائی کرے گی:

پائیڈ پاپر سے خبردار رہیے۔

بے شک، یہ نظم ’’زمانوں کی چٹان‘ کی دوسری بیت ہے۔ شاعری کو مبہم یا عارفانہ ہونے کی ضرورت نہیں، جیسے کچھ اہل شاعر ہمیں بتاتے ہیں۔ اسے صرف سچائی کو سکھانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے اور کرنا چاہیے نہ کہ غلطی کو، جیسے کالام اور ٹوپلیڈی اسے استعمال کرتے ہیں۔